اخبار الجامعہ

نثار اللہ نثار

مختصر روداد تقریب افتتاحِ اسباق:

سوموار 4، اکتوبر 2010: جامعہ کی وسیع مسجد ہال میں ایک خوبصورت تقریب کا انعقاد ہوا۔ تقریب کا موضوع افتتاح اسباق تھا۔ تقریب میں جامعہ اور ضلع بھر کے بزرگ اور جید علماء کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالروف صاحب مدظلہ العالی تھے جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جامعہ کے ناظم محترم مولانا محمد نواز بنوی نے انجام دئے۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز دورہ حدیث کے طالب علم محمد اچوخیلوی نے تلاوتِ کلام پاک سے کیا۔ بعدازاں سمیع اللہ متعلم درجہ سادسہ نے نعت رسول پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ جامعہ کے نائب مہتمم جناب مولوی نور خالق شاہ نے جملہ طلبہ کو خوش آمدید کہا۔ اپنے خطاب میں حدیث نبوی خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ سنائی۔ آپ نے اضافہ کیا کہ جو بہترین ہوگا اس کی ذمہ داری بھی بڑھ کر ہوگی۔ فرمایا کہ دو چیزیں بہت ضروری ہیں۔ اول اسباق۔ دوم اخلاق۔

اسباق کیلئے اللہ پاک نے بہترین اور جید اساتذہ کا انتظام فرمادیا ہے، اسباق میں مکمل حاضری طالب علم کا بنیادی فریضہ ہے۔ اِسی طرح مطالعہ وتکرار کے اوقات مقرر ہیں۔ اس میں باقاعدگی از حد ضروری ہے۔ محترم نائب مہتمم نے بانی جامعہ حضرت شاہ صاحب کا معمول بیان کیا کہ وہ کتاب میں سفید ورق رکھا کرتے تھے اور جہاں اہم نکات سامنے آتے وہ لکھتے جاتے۔ اِس طرح تمام اسباق کے نوٹس کی تیاری میں سہولت رہتی۔ نائب مہتمم نے آگے بڑھ کر فرمایا کہ تین چیزیں اخلاق کے ذیل میں آتی ہیں یعنی اُستاد، کتاب اور ادارے کا احترام۔ ان تینوں کا احترام حصول علم کا زینہ ہے۔

سٹیج سیکرٹری محترم مولانا محمد نواز بنوی نے استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب اکوڑہ خٹک کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مفتی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ "اگر طالب علم کے دل میں استاد کا احترام نہ ہو وہ کتابیں تو پڑھ لے گا لیکن وہ درس کے قابل نہ بن سکے گا۔ اِس طرح اگر ادارے کا احترام نہ ہو تو بھی وہ کتابیں تو پڑھ لے گا مگر اس میں وہ قابلیت اور ملکہ پیدا نہ ہوگا جس کی بنیاد پر وہ تدریس جیسے منصب جلیل پر متمکن ہو سکے۔

بعدازاں حضرت شیخ الحدیث جناب مولانا عبدالرؤوف صاحب کو دورہ حدیث کے طلبہ کو افتتاحی درس دینے کیلئے دعوت دی گئی تو حضرت مولانا مفتی عبدالرؤوف صاحب (شیخ الحدیث جامعہ معراج العلوم بنوں) نے اسباق کا باقاعدہ افتتاحی سبق دورہ حدیث کے طلباء کرام کو پڑھایا اور خطبہ مسنونہ کے بعد بخاری شریف کے پہلی حدیث باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ الخ سنایا۔ اسکے بعد حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے آپ لوگوں کو علم حدیث کے لئے چنا ہے، بیٹو! ایک بات غور سے سنو کہ تحصیل علم کیلئے چند باتیں ضروری ہیں کہ جب استاد سبق پڑھاتا ہو تو خاموش بھی ہوں اور کان سن کر بھی اور

کامل توجہ الی الاستاد ہو، یہی چیزیں حصول علم کیلئے ضروری ہیں۔ایسانہ ہوکہ صرف حاضری لگائی یعنی درس میں وجود کے لحاظ سے حاضر ہوجبکہ ذہن کہیں اور ہو۔

بیٹو!علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے،استادایک وسیلہ اورواسطہ ہےاصل میں علم دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔حدیث میں ہے من یرد اللہ بہ خیرًا یفقھہ فی الدین اللہ تعالیٰ جس کیساتھ خیروبھلائی کاارادہ کرے تواس کوتفقہ فی الدین(دین کاسمجھ)عطاکرتا ہے۔

قرآن وحی متلو ہےاوراحادیث مبارکہ وحی غیرمتلو ہے

میرے بیٹو!قرآن مجید کے تعلیمات کامقصد انابت الی اللہ ہےوحی متلو ہےاسی طرح وحی غیرمتلوجواحادیث ہے جب کہ آپ لوگ بخاری شریف پڑھتے ہوں تو بخاری پڑھنے کیلئے انابت الی اللہ ضروری ہے۔اوراللہ تعالیٰ کے رنگ میں اپنے آپ کورنگ لو۔جب کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ (الآیۃ) اللہ تعالیٰ کے رنگ سے دوسراکوئی خوبصورت رنگ ہے؟نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کارنگ کیا کہ آپ کے ظاہری صورت اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اوراسکے نبی ﷺ کے طریقے پرہوں۔

اوراگر ظاہر میں خلاف سنت ہوتو اللہ کارنگ آپ پرنہیں چڑھے گااپنی وضع قطع،داڑھی،سرکے بال وغیرہ خصوصیت کیساتھ سنت کے مطابق بنانا ہوں گے۔سرکے بالوں کے بارے میں ایک واقعہ ذکرکیاکہ میں جب گھرسے مدرسے(معراج العلوم بنوں)کوآتا تھاتوراستے میں ایک ہوٹل تھا،جس کالنگری(روٹی پکانے والا)کے سرکے بال بہت لمبے تھے،جوانگریزی فیشن کے مطابق تھے۔اور داڑھی تھی،دل میں باربار یہ بات آتی تھی کہ اس سے کہوں گا،لیکن دل یہ کہتاکہ اگرآپ کواس نے بُرابھلاکہاتوکیاکروگے،تومیں نے اللہ تعالیٰ کی رضاکی نیت سےایک دن اسکوکہاکہ بھائی السلام علیکم اس نے جواب دیامیں نے کہاکہ بھائی آپ نے کبھی نیچے مسجداوراوپرگرجہ دیکھاہے،اس نے کہاکبھی نہیں تومیں نے اس سے کہاکہ بھائی آپ نے توسنت نیچے چھوڑی ہےاوراوپرانگریزی سربنایاہے توجب میں کل آیاتودیکھاکہ اس نے سرکوصاف کردیاتھا۔

حضرت شیخ صاحب کے بعد جناب مفتی انورشاہ صاحب کودعوت دی گئی انہوں نے بھی طلبہ پرحصول علم کیلئے کمربستہ ہونے کے لئے زور دیا۔حضرت مفتی صاحب کے بعدرئیس الجامعہ مولاناسیدنسیم علی شاہ نے فرمایا۔کہ یہ اساتذہ اورانتظامیہ کی شبانہ روزمحنت وکاوش،خلوص اورہمّت کاثمرہ ہے کہ آج المرکزالاسلامی کادامن تمام وسعتوں کے باوجودطلبہ وشائقین علوم دینیہ کیلئے تنگی کاشکارنظرآرہاہے۔انہوں نے مدرسۃ البنات کابالخصوص ذکرفرمایاکہ یہ مدرسۃ البنات پرعلاقہ کےعوام وخواص کے بھرپوراعتمادکامظہرہے کہ اب وسیع عمارت بھی کم پڑتی جارہی ہے۔رئیس الجامعہ نے طلبہ پرزوردیاکہ وہ اپنی پوری توجہ حصول علم پرمرکوزرکھیں۔

رئیس الجامعہ کے خطاب کے بعدجامعہ کے شیخ الحدیث محترم مولانااخترجان صاحب نے پُرسوزاختتامی دعافرمائی۔

جمعرات 11اکتوبر2010 کو دارالمحبۃ للایتام جامعہ المرکزالاسلامی پاکستان میں مختصرتقریب کاانعقادکیاگیا۔اس پروقارتقریب کاآغازحافظ محمدایوب خان متعلم جماعت نہم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔حافظ گل تیازنے ہدیۂ نعت بحضورسرورکائنات

پیش کیا۔ بعدازں حافظ راہب اللہ جماعت ہشتم نے دار المحبة للایتام میں بیتے اپنے شب وروز کے احوال سُنائے۔اورادارے کے بانی حضرت شاہ صاحب مرحومؒ اور موجودہ رئیس الجامعہ کا ازحد شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اُسے چھت، دو وقت کھانا اور تعلیم کیلئے سازگار ماحول فراہم کیا۔ حافظ راہب اللہ کے بعد پرنسپل المرکز پبلک ہائی سکول جناب حاجی اسلام الدین دلگیر صاحب نے حضرت خواجہ میر دردؔ کے صوفیانہ غزل ''تہمتیں چند اپنے ذمے دھر چلے'' کا منظوم ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ طلبہ، ایتام اور حاضرین نے حظ وافر اٹھایا۔ سچی بات یہ ہے کہ محترم دلگیر صاحب نے ترجمے کا حق ادا کردیا۔

چونکہ عید کی تعطیلات ہونے والی تھیں۔ اِس مناسبت سے جامعہ کے نائب مہتمم نے بچوں کو عید میں قدرے احتیاط برتنے کی تلقین کی۔ بچوں پر زور دیا کہ وہ ایک دینی ادارے سے نسبت رکھتے ہیں۔ لہٰذا عید کی خوشیاں ضرور سمیٹیں مگر لہوولعب میں نہ پڑیں۔ اور حدیث نبوی ﷺ سنائی کہ تمہاری بدترین جگہیں بازار ہیں اور بہترین جگہیں مساجد ہیں۔ تقریب کے آخر میں بچوں میں ضروری سٹیشنری اور نئے سکول بیگ تقسیم کئے گئے۔

26 اکتوبر 2010 بروز منگل مولانا لطیف خان صاحب جو کہ جامعہ کے طالب علم رہ چکے ہیں، مستورات کی جماعت کے ساتھ بنگلہ دیش کے تبلیغی سفر سے واپسی کے بعد حضرت مہتمم جامعہ سے ملاقات کیلئے ایک وفد کی جلو میں تشریف لائے۔ حضرت مہتمم کو رودادِ سفر سنائی اور بنگلہ دیش میں تبلیغی جماعت کی مقبولیت اور کام کے بارے میں بتایا۔

انہوں نے بتایا کہ اب بنگلہ دیش کا سالانہ تبلیغی اجتماع بھی رائے ونڈ کے اجتماع سے کسی طور کم نہیں ہوتا۔ اور وہاں تبلیغ کا کام اب خوب ہورہا ہے۔ مستورات کے کام کا بطورِ خاص ذکر کیا اور فرمایا کہ وہاں مستورات کا تبلیغی کام سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔

وفد میں شامل دیگر مہمانان نے جامعہ کے مختلف شعبہ جات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اور جاری خدمات پر مُسرت اور اطمینان کا اظہار کیا۔ المباحث الاسلامیہ میں بھی دل چسپی لی اور تعریف کی۔

مولانا لطیف خان نے مزید بتایا کہ عرب مبلغین کی وہ جماعتیں جو پاکستان کے امن عامہ اور دیگر مسائل کی وجہ سے پاکستان نہیں آرہے اب وہ اپنے اوقات کے استعمال کیلئے بنگلہ دیش کا رُخ کررہے ہیں۔

الغرض داعی اوّل حضرت مولانا محمد الیاس کاندھویؒ نے جو بیج بویا تھا اب وہ ایک تناور شجر سایہ دار بن چکا ہے۔ دعوتِ تبلیغ کا فیض پوری دُنیا میں پہنچ رہا۔

مختصر روداد تربیتی ورکشاپ بابت پولیو مہم برائے علماء خطباء بمقام المرکز الاسلامی بنوں

ہفتہ 30 اکتوبر 2010 موجودہ صدی میں جس تیزی سے ترقی ہو رہی ہے۔ اِس سے معاشرہ کے ہر طبقہ کی ذمہ داریاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ بالخصوص علماء کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں کیونکہ علماء معاشرہ کی انکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک مسلم معاشرہ علماء کے بغیر ادھورا ہے۔ اسلام ایک جامع مذہب ہے اور انفرادی و اجتماعی زندگی کیلئے راہ نما خطوط متعین کر کے دیتا ہے۔

''قومی ادارہ برائے تحقیق و ترقی'' علماء میں معاشرتی ذمہ داریوں کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کیلئے تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ اب کے بار ملک بھر سے پولیو جیسے خطرناک مرض کے خاتمے کیلئے ویکسینیشن مہم کی کامیابی کیلئے علماء و خطباء کا تعاون و حمایت کا حصول تھا۔ اِس سلسلے میں 30 اکتوبر 2010 بروز ہفتہ ضلع بھر کے خطباء و علماء کیلئے یک روزہ تربیتی ورکشاپ کا اہتمام بمقام جامعہ المرکز الاسلامی کیا گیا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز سٹیج سیکرٹری قاری منیر شاہ صاحب کے تلاوتِ کلام پاک سے کیا۔ بعدازاں ڈاکٹر وقاص محی الدین صاحب نے علماء و خطباء کو پولیو مرض کے جراثیم کے افزائش، پھیلاؤ علاج اور حفاظتی تدابیر کے سلسلے میں تفصیل کے ساتھ بریف کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بچاؤ کی واحد صورت ہمارے ہاں حالاً صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ پانچ ماں اور اس سے کم عمر بچوں کو تواتر کے ساتھ پولیو ویکسین پلائی جائے انہوں نے یاد دہائی کرائی کہ ہمارے ملک میں کسی زمانے میں چیچک ایک وباء کی صورت اختیار کیے ہوئے تھا۔ مگر جب ہم اُس کے خلاف ایک ہوئے اور کوشش کی تو اللہ پاک نے چیچک کا خاتمہ کر دیا۔ اِسی طرح پولیو بھی ہے۔ اگر معاشرے کے تمام بااثر طبقے اِس کے خلاف کوشش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ پولیو کا ہمارے ملک سے خاتمہ نہ کیا جاسکے۔ بعدازاں گفتگو میں شرکت کرتے ہوئے جناب شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب نے بھی تائید کی کہ چیچک سے بھی لوگ ایسے ہی پریشان تھے جیسے آج پولیو سے۔ اور یہی حال ٹی بی کا بھی تھا۔

حضرت شیخ صاحب مشہور حدیث نبوی'' لکل داء دواء'' کا حوالہ دیکر فرمایا کہ پولیو کا بھی انشاء اللہ علاج سامنے اجائے گا بشرطیکہ ماہرین علم طب اپنی تگ و تاز جاری رکھیں ہاں موت لاعلاج ہے شیخ صاحب نے نشاندہی کی کہ علوم بنیادی طور پر دو ہیں۔

ا۔ علم الادیان ۲۔ علم الابدان

علم الادیان انسان کی آخرت اور باطنی امراض کا علاج تجویز کرتا ہے۔ جبکہ علم الابدان انسان کے جسم و بدن کا۔ آپ نے فرمایا کہ تمام علوم اچھے ہیں۔ علم الابدان سے متعلقہ اصحاب علم یعنی ڈاکٹر حضرات کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اِس موذی مرض کے خاتمے کیلئے کوششیں کریں۔ جبکہ علماء کی ذمہ داری اِس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ وہ عوام الناس میں شعور اُجاگر کریں تاکہ ہماری مشترکہ کاوشیں ثمر بار ہوں۔ اور یہ جو پولیو ویکسین کے بارے میں بعض افواہیں گردش کر رہی ہیں عوام کو اِن افواہوں کے اثر سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کرنے کیلئے آگے آئیں۔

گفتگو میں شامل ہوتے ہوئے رئیس دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی بنوں حضرت مفتی انور شاہ صاحب مدظلہ العالی نے نام

لیے بغیر ارشاد فرمایا کہ بعض جرائد میں کچھ غیر معروف لکھاری پولیو ویکسین کے بارے خدشات کا اظہار بلا تحقیق کر رہے ہیں جس سے ہمارے منبر و محراب کے ذمہ داران اثرات لیتے ہیں اور پھر یہ اثرات عوام تک پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب علماء خطباء پر زور دیا کہ وہ سنی سنائی اور بلا تحقیق کہی اور لکھی ہوئی باتوں کا اثر نہ لیں بلکہ عوام کی صحیح راہنمائی فرمائیں کہ یہ ان کے فرائض کا حصہ ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جملہ اجتماعی کام خیر کے ہوتے ہیں اور یہی حال پولیو ویکسین کا بھی ہے۔ پولیو قطرے ملک کے لائق اور دیانتدار ڈاکٹروں کی نگرانی میں پلائے جاتے ہیں۔ ان میں کسی قسم کے مضرِ صحت اجزاء شامل نہیں ہے اور نہ ہی اِس مہم کے اندر اور مقاصد کارفرما ہیں۔

مفتی انور شاہ صاحب کے بعد ضلعی خطیب بنوں جناب مفتی عبدالغنی ایڈوکیٹ نے آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ میں بطورِ خود پولیو ویکسین سے تعلق خدشات کا شکار تھا اہل دنیا کا دستور ہے کہ ہر مسئلہ کے موافق اور مخالف دونوں عناصر پائے جاتے ہیں۔ اور ہر دو عناصر اپنے اپنے موقف کی صداقت بیان کرنے کیلئے دلائل تلاش کرتے ہیں۔ پولیو ویکسین سے متعلق میرا ذہن صاف نہیں تھا اور یہی وجہ ہے کہ اب تک میں اِسی قسم کے سیمینار اور ورکشاپ میں شامل نہ ہوتا تھا۔ پھر میں نے اکابر بالخصوص کراچی کے اکابر علماء سے رابطہ کیا تو ان کے یقین دھانی کے بعد فی الحال میں ان قطروں کے جواز کا قائل ہوں۔ مفتی عبدالغنی ایڈوکیٹ کے بعد جامعۃ الرشید کراچی کی نمائندگی کرتے ہوئے مفتی عارف علی شاہ نے بھی جواز کی تائید کی۔

آخر میں جامعہ المرکز الاسلامی کے رئیس مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی نے فرمایا کہ پولیو کے خلاف اس مہم پر کافی اخراجات اٹھتے ہیں۔ دنیا کے اکثر ممالک سے یہ موذی مرض اب بالکل ختم ہو چکا ہے۔ صرف چند ممالک باقی ہیں اور اِن چند ممالک میں ہمارا وطنِ عزیز پاکستان بھی شامل ہے۔ آپ نے نشاندھی کی کہ اِن قطروں کے بارے پشاور ہائی کورٹ نے بھی تحقیقات کرائی ہیں اور یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان قطروں میں کوئی ایسی جُز شامل نہیں جو بچے کی صحت پر کسی بھی طرح کا مضر اثر ڈالے۔